بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ — ۱۴ ظہور ۱۳۴۳ ہش — ۵ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ — ۱۴ اگست ۱۹۶۴ء — نمبر ۱۸۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۳ اگست بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو شام کے وقت کھانسی کی تکلیف بڑھ گئی۔ دن بھر افاقہ رہا تھا ویسے عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے اور بار بار پڑھے

جب اس میں دُعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دُعا میں چاہا گیا ہے

"انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خداتعالےٰ سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو وہ محدثات میں داخل ہوگی۔ رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگا وے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۵ و صفحہ ۲۶۶)

مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب کی علالت

مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب جماعتی کام کے سلسلہ میں احمد آباد اسٹیٹ تشریف لے گئے تھے وہاں سے اطلاع آئی ہے کہ آپ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہوگئے ہیں۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ سے دعا فرمائیں۔

میٹرک کا سپلیمنٹری امتحان

میٹرک کا سپلیمنٹری امتحان ۲۵ اگست ۱۹۶۴ء سے شروع ہو رہا ہے۔ طالبات اپنے اپنے رول نمبر سکول سے حاصل کرلیں۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

اعلان تعطیل

مورخہ ۱۴ اگست کو یوم آزادی کی تقریب سعید پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۱۵ اگست کا پرچہ شائع نہیں ہوگا (مینیجر الفضل)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت یابی کیلئے صدقہ کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ چالیس روز صدقہ دینے کی جو تحریک فرمائی ہے۔ اس کے تحت ۷ اگست سے روزانہ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا جا رہا ہے۔ یہ سلسلہ انشاء اللہ العزیز چالیس روز تک جاری رہے گا۔ جن مجالس انصار اللہ نے اپنے ہاں صدقہ کی رقوم جمع کرکے ابھی تک مرکز میں نہیں بھجوائی ہیں۔ وہ جلد از جلد رقوم بھجوا دیں تاکہ چالیس روز تک صدقہ دیا جاتا رہے۔ جملہ رقوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے نام ارسال کی جائیں۔

احباب جماعت ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ درود الحاح سے دعائیں بھی کریں۔ تا اللہ تعالےٰ ہم پر رحم فرمائے اور ہماری دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور ہمیں حضور کی عظیم الشان برکات سے عرصہ دراز تک متمتع ہونے کی توفیق سے نوازتا چلا جائے۔ آمین اللّٰھم آمین (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے

اہل وطن کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی زریں نصائح

(۱) "پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقعہ میسر آگیا ہے اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اب ان کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر وہ ان کو اختیار کریں تو دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتی اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے۔" (الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء)

(۲) "معنوی دولت ہی کسی ملک کی اصل قوت ہوا کرتی ہے باقی سب چیزیں اس کے مقابلہ میں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں اگر پاکستان کا ہر نوجوان عقل سے کام لے۔ دماغ پر زور دے اور اقرار کرے کہ مجھے تمام قوتیں ملک و ملت کے لئے وقف کر دینی ہیں۔ تو یقیناً ہماری ساری ملکی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں" (المصلح کراچی ۱۴ اگست ۱۹۵۳ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ اگست ۶۴ء

موجودہ زمانہ میں جہاد

ان سطور میں اصل مضمون بیان کرنے سے پہلے ہمیں الفضل کے قارئین کرام سے ایک معذرت کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم نے الاعتصام کے بعض اعتراضات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرقہ "اہل حدیث" کو "وہابی" لکھا ہے حالانکہ ہم ہمیشہ انہیں اہل حدیث کے نام سے ہی مخاطب کرتے رہے ہیں۔ ہم نے گزشتہ اداریوں میں "وہابی" کا لفظ خاص طور پر اس لئے لکھا ہے کہ ہمارے ان دوستوں کو محسوس ہو کہ جب وہ ہمیں تنابزوا بالالقاب کر کے "مرزائی" یا "قادیانی" لکھتے ہیں تو اس سے احمدیوں کے دل کو بھی اسی طرح رنج پہنچتا ہے جس طرح "وہابی" لکھنے سے اہل حدیث کو رنج ہوتا ہے۔ لہذا ہمارا اب لکھنا عارضی اور بطور علاج بالمثل کے ہے۔ اگر وہ شفایاب ہو جائیں تو وہ ایک اچھے اسلامی اخلاق کا نمونہ بن سکتے ہیں۔ اور اگر اچھے نہ ہوں تو ہم بحوالۂ خدا کرتے ہیں۔

ہمیں یہ معذرت اس لئے کرنی پڑی ہے کہ بعض احباب نے بطور علاج کے بھی اس کو مناسب نہیں سمجھا ہم کو بڑی خوشی ہے کہ جماعتِ احمدیہ اپنے اخلاق کا اسلامی معیار قائم رکھنے کی کتنی خواہشمند ہے۔

اس تمہید کے بعد ہم اصل مضمون کی طرف آتے ہیں۔ چند روز ہوئے ہم نے ایک چوٹی کے اہلِ حدیث عالم و فاضل کا ایک حوالہ نقل کر کے عرض کیا تھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "جہاد بالسیف" اور "جہاد" کے متعلق یہی اصول پیش کئے ہیں جو مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے اب الاعتصام میں بیان کئے ہیں۔

چاہیئے تو تھا کہ ہمارے عالم فاضل مدیر الاعتصام اس امر پر غور فرماتے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو حوالے ہم نے اس میں پیش کئے تھے انکے پیشِ نظر تبصرہ کرتے۔ مگر افسوس ہے کہ آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ الٹا الزام تراشی کا طریق اختیار کیا ہے اور ملک کے دو مذہبی گروہوں میں افتراق کی خلیج کو بے جا طور پر زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اس وقت ملک و قوم کو اس امر کی ضرورت ہے کہ مختلف مذہبی گروہ اپنے اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے اتحاد کی زیادہ سے زیادہ بنیادیں مضبوط کریں اور جو باہمی تنازعات ہیں ان کو افہام و تفہیم سے طے کریں۔ اس ضمن میں ہم ماہنامہ ثقافت کے ایک مضمون کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے جس میں مضمون نگار شیعہ اور سنّی احادیث جو باہم متفق علیہ ہیں پیش کر رہا ہے۔ اس سے بہت اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ شیعہ اور سنّی ان متفق احادیث کی بناء پر اپنے اپنے ماحول کو روادارانہ بنا سکتے ہیں۔

خیر۔ ہمیں توقع تھی کہ الاعتصام کے عالم و فاضل مدیر ہمارے مذکورہ اداریہ کو اچھی روشنی میں لیں گے اور اس طرح ملک و قوم کے لئے اچھی مثال قائم کریں گے مگر جیسا کہ ہم نے کہا ہے ہمیں سخت افسوس ہے کہ مدیر محترم نے افتراق کی خلیج کو وسیع تر کرنے کا طریق اختیار کیا ہے جو اسلامی نقطۂ نظر سے کسی طرح مستحسن نہیں سمجھا جا سکتا۔

الاعتصام کے عالم و فاضل مدیر لکھتے ہیں:۔

"مرزائیوں کا معاملہ ساری دنیا سے الٹا ہے۔ یہ ایسی ٹیڑھی کھوپری لے کر آئے ہیں کہ کوئی سیدھی بات ان کے ذہن و فکر کی گرفت میں نہیں آتی!"

(الاعتصام ۳/۷/۶۴ ص۲)

ہم الاعتصام کے عالم و فاضل مدیر محترم سے پوچھتے ہیں کہ ایسے الفاظ استعمال کرنے علم و فضل کی کونسی نوع ہے۔ جنابِ من! اگر ٹیڑھی کھوپری کا سوال ہے تو آپ غور فرمائیں ہم نے جو کچھ لکھا تھا وہ صرف اتنا تھا کہ

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آخر ہمارے عالم و فاضل اہلِ علم حضرات بھی "جہاد" کے وہ معنی سمجھنے لگے ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بار بار ان کو سمجھانے کی کوشش کرتے رہے مگر انہوں نے ہمیشہ آپکو "منکر جہاد" قرار دے کر لوگوں کو یہ کہہ کر اشتعال دلاتے چلے آئے ہیں کہ "مرزا" (علیہ السلام) نے نعوذ باللہ جہاد کو منسوخ قرار دیدیا ہے اور لطف یہ ہے کہ ان وہابی علماء نے جنہوں نے انگریزوں کی اطاعت کے بڑھ بڑھ کر [illegible] پاس کرئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "جہاد" کے مسئلہ ہی کی وجہ سے انگریزوں کا ایجنٹ کہتے رہے ہیں حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں اپنے زمانے کے مسلمانوں کی جہاد کے متعلق صحیح ترین رہنمائی فرمائی تھی۔۔۔۔

۔۔۔ ہم نے یہ چند حوالے بطور مشتے نمونہ از انبارے کے طور پر دیئے ہیں۔ ان حوالوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی فرمایا ہے کہ دین کے لئے جوش و خروش سے کام کرنا اور اپنی صحت کی بھی پرواہ نہ کرنا در اصل جہاد ہی ہے۔ آخری حوالہ میں جو ایک صحابی کا ذکر ہے اس سے ثابت ہے کہ آپ دورِ اول میں جو دفاعی لڑائیاں مسلمانوں کو کرنی پڑیں ان کو "جہاد" ہی سمجھتے تھے اور تلوار کا اس طرح کا جہاد کبھی بھی منسوخ نہیں ہو سکتا کیونکہ جب بھی مسلمانوں کو دین کے دفاع کے لئے تلوار اٹھانی پڑے گی وہ جہاد ہی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکی بارہا وضاحت کی ہے۔

اس کے باوجود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کی بھی بڑے زور سے تلقین فرمائی ہے کہ موجودہ زمانہ میں یعنی ایسے زمانہ میں جب کوئی قوم دینِ اسلام کو مٹانے کے لئے تلوار استعمال نہیں کر رہی بلکہ اس کے برخلاف علمی اور دیگر امن طریقوں سے نفرت پیدا کرتے ہیں اور اس طرح اسلام کی بیخ و بن کو اکھیڑنا چاہتے ہیں۔ ایسے زمانہ میں حفاظتِ دین کے لئے تلوار کی ضرورت نہیں بلکہ انہی ہتھیاروں کے استعمال کی ضرورت ہے جو مخالفینِ اسلام استعمال کرتے ہیں۔ اور محض تلوار کے جہاد پر وعظ کہنے اور تقریریں کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں بلکہ اس سے الٹا یہ نقصان ہے کہ غیر مسلم اسلام کو ایک وحشیوں کا دین سمجھنے لگتے ہیں!!"

(الفضل ۲۸/۷/۶۴ ص۳)

الاعتصام کے عالم و فاضل مدیر کو چاہیئے تھا کہ وہ اُن باتوں پر غور کرتے مگر نہیں آپ لکھتے ہیں:۔

"مگر ارشاد یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جہاد اور اسلام کے جہاد میں بہت فرق ہے۔ مرزا صاحب انگریزی حکومت کے سخت ترین حامی تھے اور اس وقت تک کوئی قدم نہ اٹھاتے تھے جب تک کہ انگریز کا اشارہ نہ پا لیتے (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) وہ ہر معاملہ میں غیر مسلم حکومت کے اشاروں کے منتظر رہتے تھے۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) انہوں نے اپنی تصنیفات میں جگہ جگہ انگریز کی حمایت کی ہے۔ اور اس باب میں کئی الماریوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ انہوں نے محض انگریز کی خوشنودی کی خاطر کے لئے جہاد بالسیف کو منسوخ قرار دیدیا۔" (لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

(الاعتصام ۸/۷/۶۴ ص۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سوائے اسلام کے اور کسی بات کے خیال سے کبھی کچھ نہیں کہا۔ اگر آپ نے فرمایا کہ اس وقت جہاد بالسیف کی شرائط موجود نہیں اور انگریز کی حکومت کی تعریف کی تو محض اس لئے کہ مسلمانوں کو اس جہاد کی طرف توجہ دلائی جائے جو اس زمانہ میں موثر ترین جہاد ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔ میں نے ایک وقت ان اعتراضات اور حملات کو شمار کیا تھا جو اسلام پر ہمارے مخالفین نے کئے ہیں تو ان کی تعداد میرے خیال اور اندازہ میں تین ہزار ہوئی تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اب تو تعداد اور بھی بڑھ گئی ہو گی۔ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اسلام کی بنا ایسی کمزور باتوں پر ہے کہ اس پر تین ہزار اعتراض وارد ہو سکتا ہے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے یہ اعتراضات تو کوتاہ اندیشوں اور نادانوں کی نظر میں اعتراض ہیں مگر میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے جہاں ان اعتراضات کو شمار کیا وہاں یہ بھی غور کیا ہے کہ ان اعتراضات کی تہ میں دراصل بہت ہی نادر صداقتیں موجود ہیں جو عدم بصیرت کی وجہ سے معترضین کو دکھائی نہیں دیں اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض اٹکا ہے وہیں حقائق و معارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے۔" (ملفوظات جلد اول ص۵۹-۶۰)

ذرا اس جوش اور جذبہ کو ملاحظہ کیجئے ایک بے حس اور عدل و انصاف سے بے بہرہ شخص ہی ان الفاظ کو پڑھنے کے بعد کہہ سکتا ہے کہ مرزا (علیہ السلام) نے انگریز کی خوشنودی کے لئے جہاد کو منسوخ قرار دے دیا۔ (باقی)

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے پیدا کردہ فتنہ کے بارہ میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک معرکۃ الآراء تقریر

مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے رؤیا و کشوف

حضور کا حلفیہ اعلان کہ مجھے خدا نے خلیفہ مقرر کیا ہے

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء بمقام قادیان

قسط اوّل

۱۹۳۷ء میں جب خلافت ثانیہ کے خلاف شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اور ان کے رفقاء نے پروپیگنڈا شروع کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر نہایت گندے اور ناپاک الزامات لگائے تو اُن دنوں حضور نے جہاں اپنے خطبات اور تقاریر میں ان کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ وہاں ۲۷ دسمبر ۳۷ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات اور رؤیاء و کشوف کی روشنی میں بتایا کہ اس فتنہ میں حصہ لینے والے ان خوارج سے مشابہت رکھتے ہیں۔ جنہوں نے حضرت علیؓ کے زمانہ میں خلافت کے خلاف بغاوت کی تھی۔ چنانچہ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں میں ایک خوارج کے گروہ کی خبر بیان فرمانے کے بعد فتنہ خوارج کا تمام تاریخی پس منظر اور اس کے حالات و واقعات بیان فرمائے اور پھر مصری صاحب اور ان کے رفقاء اور خوارج میں تیرہ عظیم الشان مشابہتوں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ جس طرح خوارج کبھی راستی پر نہیں سمجھے گئے۔ اسی طرح یہ لوگ بھی اپنے دعاوی میں صادق نہیں سمجھے جا سکتے۔ حضور کی یہ عظیم الشان تقریر ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ اب یہ غیر مطبوعہ تقریر جو نہایت عظیم الشان اور ایمان افروز معلومات پر مشتمل ہے۔ اور جس میں خلافت کی اہمیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور پیشگوئیوں سے ثابت کرتے ہوئے مصری صاحب کے تمام اوہام کا ابطال ثابت کیا گیا ہے۔ میں احباب کی خدمت میں اپنی ذمہ داری پر پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری جماعت کے تمام دوستوں کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس سے سچا اور مخلصانہ تعلق قائم رکھنے کی توفیق بخشے۔ اور ان کے قدموں کو دائمی ثبات عطا فرمائے۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃً انک انت الوھاب۔ خاکسار:۔ محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ احزاب کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی۔ یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لھم عذاباً مھینا۔ والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتاناً واثماً مبینا۔ یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن۔ ذالک ادنیٰ ان یعرفن فلا یؤذین وکان اللہ غفوراً رحیما۔ لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی قلوبھم مرض والمرجفون فی المدینۃ لنغرینک بھم ثم لا یجاورونک فیھا الا قلیلا ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا یسئلک الناس عن الساعۃ۔ قل انما علمھا عند اللہ وما یدریک لعل الساعۃ تکون قریباً۔ (سورۃ احزاب آیت ۵۷ تا ۶۴)

اس کے بعد فرمایا:۔

مصری صاحب نے میرے خلاف جو فتنہ اٹھایا ہے، اس کے تفصیلی حالات اخبارات میں آ چکے ہیں۔ میں ان حالات کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ میں صرف ان کے ایک اشتہار کے بارہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جو انہوں نے آج ہی (یعنی ۲۷ دسمبر ۳۷ء) کو شائع کیا ہے اور جس میں انہوں نے اپنا یہ

پرانا مطالبہ

پھر دہرایا ہے کہ ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو تمام الزامات کی تحقیق کرے۔

یہ امر ہر معقول آدمی آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب کسی معاملہ کے تصفیہ کی طرف توجہ کی جائے۔ تو ہمیشہ وہ طریق اختیار کرنا چاہیئے جس سے زیادہ سے زیادہ جھگڑے کا فیصلہ کم سے کم وقت میں ہو جائے۔ اس طریق کو اختیار کرنا عقلمندی ہی نہیں ہوتا۔ جس پر بار بار اعتراضات ہو سکتے ہوں۔ مثلاً اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے متعلق بحث ہو اور لوگ ہمیں یہ کہیں کہ آؤ ہم اس پر بحث کریں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کافر تھے یا مسلمان۔ تو ہم کہیں گے کہ اس کا کیا فائدہ؟ فرض کرو ہم بحث کرتے ہیں اور یہ امر ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسلمان تھے تو تم کہو گے یہ تو ثابت ہو گیا کہ آپ مسلمان تھے۔ اب یہ ثابت کرو کہ وہ بزرگ بھی تھے۔ پھر بزرگی پر بحث شروع ہو جائے گی۔ اور جب اس کو بھی ثابت کر دیا جائے گا۔ تو تم کہو گے یہ تو مانا کہ آپ بزرگ تھے مگر اس امر کا کیا ثبوت تھے کہ آپ پر وحی بھی نازل ہوتی تھی۔ اس کے بعد اس امر پر بحث کرنا پڑے گی کہ آپ پر وحی نازل ہوا کرتی تھی۔ اور جب یہ بھی ثابت ہو جائے تو تم کہو گے کہ یہ تو مان لیا کہ آپ پر وحی نازل ہوتی تھی۔ مگر یہ کس طرح ثابت ہو گیا کہ یہ

نبیوں والی وحی

ہے۔ اولیاء والی وحی نہیں۔ یا یہ ایسی وحی ہے۔ جس کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ اور جب اس کو بھی ثابت کر دیا جائے۔ تو تم کہو گے کہ تمام باتیں تو مان لیں۔ مگر ابھی یہ فیصلہ کرنا باقی ہے کہ آپ ہی مسیح موعود ہیں اور آپ پر تمام علامتیں چسپاں ہوتی ہیں۔ غرض اس طرح اگر بحث کی جائے۔ تو یہ طریق کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس امر پر بحث کی جاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مامور تھے یا نہیں۔ اور یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ آپ مامور تھے۔ تو پھر تمام باتوں کا تصفیہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کوئی ایسا مامور نہیں ہو سکتا۔ جس کا منکر کافر نہ ہو۔ کوئی ایسا مامور نہیں ہو سکتا جو بزرگ نہ ہو۔ کوئی ایسا مامور نہیں ہو سکتا۔ جس پر وحی نازل نہ ہو۔ اور کوئی ایسا مامور نہیں ہو سکتا۔ جس کی وحی کو ماننا ضروری نہ ہو۔ غرض جب ہم اس پر بحث کر لیں گے۔ تو

تمام باتوں کا خود بخود فیصلہ

ہو جائے گا۔ میں نے بھی مصری صاحب کے سامنے یہی طریق پیش کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ آپ مجھ پر الزامات لگاتے ہیں۔ تو ان سے آپ کی صرف ایک ہی غرض ہے۔ اور وہ یہ کہ میں خلافت کا اہل نہیں۔ مگر جب میں یہ اعلان کر چکا ہوں کہ میں اسی قادر و توانا خدا کی قسم کھا کر

حضور کی صحت کیلئے صدر مجلس انصار اللہ کی تحریک صدقہ میں جملہ انصار شرکت فرماویں (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ باوجود ایک سخت کمزور انسان ہونے کے مجھے خدا تعالیٰ نے ہی خلیفہ بنایا ہے ۔۔۔۔ اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔" (الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۳۷ء)

تو اس قسم کے بعد اللہ تعالیٰ کی ۔۔ تائیدات اور نصرتیں جو میرے شامل حال ہیں ثابت کرتی ہیں کہ ان کے تمام اعتراضات بے بنیاد ہیں۔ اور میں خدا تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ ہوں اور یا پھر یہ ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ کو خلافت کے متعلق کم غیرت ہے مگر مصری صاحب کو زیادہ ہے خدا تو کہتا ہے کہ اگر یہ خلیفہ ہے تو کوئی حرج نہیں مگر مصری صاحب کہتے ہیں کہ اس سے بہت بڑا فساد لازم آتا ہے۔ پھر اگر کمیشن تسلیم بھی کر لیا جائے تو

سوال یہ ہے

کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ الف اٹھے اور کہے کہ میرا فلاں اعتراض ہے اس کی تحقیق کے لئے کمیشن بیٹھنا چاہیئے اور جب کمیشن اس کے اعتراض کو رد کر دے تو ب کھڑا ہو جائے اور کہے کہ الف نے بڑی بیوقوفی کی اصل اعتراض تو یہ ہے اور جب اس کا اعتراض بھی رد ہو جائے تو ج کہے کہ میرا ایک اہم اعتراض ہے اور وہ پہلے دونوں اعتراضات سے زیادہ وزنی ہے اس کی تحقیق کے لئے ایک اور کمیشن بیٹھنا چاہیئے مگر کیا اس طریق سے کبھی بھی فیصلہ ہو سکتا ہے؟ لیکن اگر یہ فیصلہ ہو جائے کہ میں خدا تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ ہوں تو پھر تمام اعتراضات کا رد ہو جاتا ہے چنانچہ میں قسم کھا کر یہ کہہ چکا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے ہی خلیفہ بنایا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ میں ہزاروں دفعہ قسم کھانے کے لئے تیار ہوں اس کے بعد بھی اگر خدا تعالیٰ میری ہی تائید اور نصرت کرتا ہے اور مصری صاحب کی تائید نہیں کرتا تو وہ خدا سے جا کر لڑیں۔ کیا وہ خدا تعالیٰ کو غیور نہیں سمجھتے اور کیا ان کا خیال ہے کہ

منصب خلافت

کے متعلق ان کے دل میں زیادہ غیرت ہے مگر خدا کو غیرت نہیں۔ پس میں نے ان کے سامنے وہ طریق پیش کر دیا تھا جس کے ماتحت تمام اعتراضات کا خود بخود تصفیہ ہو جاتا ہے اگر وہ خلافت کے متعلق ہی فیصلہ کروانا چاہتے ہیں مگر جب اس فیصلہ کا آسان طریق میں نے پیش کر دیا اور اس پر عمل کر کے بھی بتا دیا تو اس کے بعد ان کا اپنے اعتراضات پیش کرنا کیا ۔۔ معنے نہیں رکھتا کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ سے بھی زیادہ غیرت مند سمجھتے ہیں

یہ بات کون نہیں جانتا کہ اعتراضات کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے پر بھی ہزاروں اعتراضات کئے جاتے ہیں مگر جب یہ ثابت کر دیا جائے کہ آپ وہی مسیح موعود ہیں جن کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی تو تمام اعتراضات کا خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب میں نے ثابت کر دیا کہ میں

خدا تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ

ہوں تو ان کے وہ تمام اعتراضات بھی باطل ہو گئے جو وہ مجھ پر کرتے ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اس کا انھوں نے خود بھی فیصلہ کیا ہوا ہے چنانچہ انھوں نے مجھے اپنے خط میں لکھا تھا کہ آپ اپنے آپ کو قرآن کریم کا عارف سمجھتے ہیں اس لئے شاید بعض آیتیں آپ کو ایسی بھی معلوم ہوں جن کے ماتحت اس قسم کے افعال جائز ہوں۔ پس آپ وہ آیتیں مجھے بھی بتا دیں گویا ان کے نزدیک اس قسم کے افعال کا ارتکاب اگر انسان کرے تو وہ قرآن مجید کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے پھر اگر ان میں ذرا بھی عقل ہوتی تو وہ سمجھتے کہ جب خدا اس کی تائید کر رہا ہے اور وہ اس کے افعال کو دیکھتے ہوئے اس پر اپنی رحمتوں کی بارش برسا رہا ہے تو بہر حال اس میں خدا کا نہیں بلکہ میری سمجھ کا ہی قصور ہوگا اور بہر حال جسے خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اس کا مقابلہ کر کے میں ہی نقصان اٹھاؤں گا دیکھو یہ کتنا واضح امر ہے کہ میں نے قسم کھا کر کہہ دیا کہ میں خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ ہوں۔ اگر میں اس میں جھوٹ سے کام لے رہا ہوں تو خدا تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔ مگر مصری صاحب ہیں کہ انھیں اس قسم کے بعد بھی یقین نہیں آتا۔

حضرت مسیح ناصریؑ

کے متعلق لکھا ہے کہ انھوں نے ایک دفعہ ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اسے کہا دیکھ چوری مت کر وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں چوری نہیں کر رہا۔ حضرت مسیحؑ نے فرمایا میں نے اپنی آنکھوں کو جھٹلایا مگر تیری قسم کو سچا سمجھ لیا۔ یہ خدا کے ایک نبی کا نمونہ ہے اور ایک نمونہ مصری صاحب کا ہے کہ میں نے مؤکد بعذاب قسم کھائی اور انھیں پھر بھی اعتبار نہیں آیا۔

مصری صاحب جب جماعت سے علیحدہ ہوئے تو ایک دوست نے افریقہ سے مجھے لکھا کہ مجھے سخت گھبراہٹ ہے جب اتنے بڑے بڑے آدمیوں کا ایمان ضائع ہو گیا تو ہمارا ایمان کیا حقیقت رکھتا ہے۔ میں نے انھیں لکھوایا کہ بڑائی کا فیصلہ کرنا خدا کا کام ہے آپ کا نہیں۔ جسے خدا نے اپنے عمل سے انھیں جماعت سے الگ کر دیا ہے اور آپ کو اس نے رکھا ہے تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ چھوٹے تھے اور آپ بڑے ہیں۔ پس اس شبہ کو اپنے دل سے نکال دیں کہ آپ کا ایمان کمزور ہے یہ اپنے نفس پر بدظنی ہے۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ آپ بڑے ہیں پس بجائے گھبرانے اور تشویش کا اظہار کرنے کے آپ کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ کریں اور کہیں کہ اے خدا! تیرا شکر ہے کہ اس امتحان میں تو نے ہم کو عزت دی اور ہمیں ایمان کے لحاظ سے بڑا ثابت کیا۔

پھر ہمارے لئے یہ امر کس قدر

موجب ازدیاد ایمان

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت ان فتنوں کی ہمیں خبر دے رکھی تھی چنانچہ ۱۹۱۵ء میں جب مصری صاحب کے آئندہ حالات کا کسی کو وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا اور یہ مصر سے واپس آئے تھے۔ اس وقت مجھے ایک رؤیا ہوا جس میں مجھے بتایا گیا کہ شیخ صاحب کا خیال رکھنا یہ مرتد ہو جائیں گے چنانچہ اس رؤیا کی بنا پر میں نے صدر انجمن احمدیہ کو توجہ دلائی کہ ان کا خاص خیال رکھا جائے۔ چنانچہ اس خواب کے گواہ بھی موجود ہیں۔ جن میں سے ایک مولوی سید سرور شاہ صاحب ہیں۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب کے متعلق بالعموم یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ چونکہ صدر انجمن احمدیہ کے رکن ہیں اس لئے ایسی قسم کی گواہی دے دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض وارد ہوگا۔ کہ آپ نے جو صحابہ تیار کئے وہ نعوذ باللہ جھوٹ بولنے والے ہیں۔ پھر مولوی سید سرور شاہ صاحب کی اکیلی گواہی نہیں کہ اسے قابل قبول نہ سمجھا جائے بلکہ اور بعض دوست بھی میرے اس

رؤیا کے گواہ

ہیں چنانچہ جب اس فتنہ کے خلاف جماعتوں نے ریزولیوشن پاس کر کے میرے پاس بھیجے تو ان میں سے ایک ریزولیوشن اڑیسہ کی جماعت کا بھی تھا اور اس میں ایک دوست کی تقریر اس طرح درج تھی کہ شیخ صاحب کا ابتلاء بھی ہمارے ایمانوں کو بڑھانے والا ہے کیونکہ خلیفۃ المسیح نے ان کے متعلق یہ خواب دیکھا تھا کہ وہ مرتد ہو جائیں گے۔ میں نے جب یہ تقریر پڑھی تو فوراً اس جماعت کو خط لکھوایا کہ ان صاحب نے میری یہ خواب کہاں سے سنی؟ اس کا جواب وہاں سے یہ آیا کہ یہ ۱۹۱۵ء میں قادیان میں تعلیم حاصل کرتے تھے اور انھوں نے خود میرے منہ سے اس وقت یہ خواب سنی تھی جب کہ اس کا ذکر میں نے بعض دوسرے دوستوں سے کیا۔ اب دیکھو کتنے سال کے بعد یہ بات پوری ہوئی ہے ۱۹۱۵ء پر بائیس سال گزر چکے ہیں اس عرصہ میں شیخ صاحب میرے دوست رہے ہیں سلسلہ کے اہم عہدوں پر کام کرتے رہے ہیں اور انگلستان کے سفر میں بھی میرے ساتھ رہے ہیں اور اس بات کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ ان پر ایسا ابتلاء آئے گا مگر اس کے پورے

بیس سال بعد

۱۹۳۴ء میں ان کے دل میں بیماری پیدا ہوئی اور ۱۹۳۷ء میں ظاہر ہوئی۔ اور اگر وہ غور کریں تو یہی امر میرے اور ان کے درمیان مابہ الامتیاز ہو سکتا ہے آخر وجہ کیا ہے کہ بقول ان کے بزرگ وہ ہیں سلسلہ کا کام کرنے والے وہ ہیں احمدیت کے حقیقی خادم وہ ہیں اور ان کے ارتداد کی خدا نے مجھے خبر دی انھیں خبر نہ دی پھر عجیب بات یہ ہے کہ ان کے ایمان کی خرابی کی تو خدا نے مجھے اطلاع دے دی مگر میرے ایمان کے خراب ہونے کی انھیں کوئی اطلاع نہ ملی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والا میں تھا اور وہ احمدیت کی صحیح رنگ میں خدمت کرنے والے تھے یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے جرمن کا بادشاہ آسٹریا سے جنگ کرنے کا ارادہ کرے اور آسٹریا کے کمانڈر کو اپنے اس ارادہ سے اطلاع دے دے مگر اپنے کمانڈر کو کوئی اطلاع نہ دے کیا کسی معمولی عقل و فہم رکھنے والے انسان کے دماغ میں بھی یہ بات آ سکتی ہے کہ جسے خدا تعالیٰ نے نعوذ باللہ مصری صاحب کے ذریعہ تباہ کرنا تھا اسے تو تمام باتوں کی اطلاع دے دی مگر اپنے کمانڈر کو کچھ بھی نہ بتایا

پھر ۱۹۲۸ء میں میں نے رؤیا دیکھی جو سنا دی گئی تھی کہ کوئی شخص میرا ازار بند کھول کر مجھے ننگا کرنا چاہتا ہے اور وہ بھی اسی طرح کہ مخلص بن کر دبانے لگا ہے اور ساتھ ہی شرارتاً اس نے میرے ازار بند کو کھولنا چاہا لیکن میں اسے دھکا دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے عبد القادر بنایا ہے تم اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے یہ رؤیا بھی جس وقت میں نے بیان کیا اس وقت اس فتنے کی کوئی بات ظاہر نہیں تھی۔ پھر آٹھ ۹ سال ہوئے

میں نے رؤیا دیکھی

کہ مصری صاحب پر کوئی ابتلاء آیا ہے اور ان کے دل میں بہت سے شکوک پیدا ہو گئے ہیں اور بعض دفعہ انھیں یہ بھی خیال آتا ہے کہ وہ قادیان سے چلے جائیں۔ یہ رؤیا بھی انہی دنوں انھیں پہنچ گئی تھی چنانچہ ماسٹر غلام حیدر صاحب جو بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے سپرنٹنڈنٹ ہیں انھوں نے بتایا کہ مصری صاحب نے میرے سامنے ذکر کیا تھا کہ میرے دل میں واقعہ میں ایک وساوس پیدا ہو گئے تھے اور میں چاہتا تھا کہ قادیان سے چلا جاؤں مگر جب سے میں نے حضرت صاحب کی خواب سنی ہے ان وساوس کو دور کر کے اپنی اصلاح کر لی ہے۔ پھر تین چار سال ہوئے میں نے ایک خواب دیکھا تھا جو انھیں دنوں اخبار میں بھی شائع ہو گیا

کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ باوجود ایک سخت کمزور انسان ہونے کے مجھے خدا تعالیٰ نے ہی خلیفہ بنایا ہے ۔۔۔۔ اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔" (الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء)

تو اس قسم کے بعد اللہ تعالیٰ کی وہ تائیدات اور نصرتیں جو میرے شامل حال ہیں ثابت کرتی ہیں کہ ان کے تمام اعتراضات بے بنیاد ہیں۔ اور میں خدا تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ ہوں اور یا پھر یہ ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ کو خلافت کے متعلق کم غیرت ہے مگر مصری صاحب کو زیادہ ہے خدا تو کہتا ہے کہ اگر یہ خلیفہ ہے تو کوئی حرج نہیں مگر مصری صاحب کہتے ہیں کہ اس سے بہت بڑا فساد لازم آتا ہے۔ پھر اگر کمیشن تسلیم بھی کر لیا جائے تو

سوال یہ ہے

کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ الف اٹھے اور کہے کہ میرا فلاں اعتراض ہے اس کی تحقیق کے لئے کمیشن بیٹھنا چاہیئے اور جب کمیشن اس کے اعتراض کو رد کر دے تو ب کھڑا ہو جائے اور کہے کہ الف نے بڑی بیوقوفی کی اصل اعتراض تو یہ ہے اور جب اس کا اعتراض بھی رد ہو جائے تو ج کہے کہ میرا ایک اہم اعتراض ہے اور وہ پہلے دونوں اعتراضات سے زیادہ وزنی ہے اس کی تحقیق کے لئے ایک اور کمیشن بیٹھنا چاہیئے مگر کیا اس طریق سے کبھی بھی فیصلہ ہو سکتا ہے؟ لیکن اگر یہ فیصلہ ہو جائے کہ میں خدا تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ ہوں تو پھر تمام اعتراضات کا رد ہو جاتا ہے چنانچہ میں قسم کھا کر یہ کہہ چکا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے ہی خلیفہ بنایا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ میں ہزاروں دفعہ قسم کھانے کے لئے تیار ہوں اس کے بعد بھی اگر خدا تعالیٰ میری ہی تائید اور نصرت کرتا ہے اور مصری صاحب کی تائید نہیں کرتا تو وہ خدا سے جا کر لڑیں۔ کیا وہ خدا تعالیٰ کو غیور نہیں سمجھتے اور کیا ان کا یہ خیال ہے کہ

منصب خلافت

کے متعلق ان کے دل میں زیادہ غیرت ہے مگر خدا کو غیرت نہیں۔ پس میں نے ان کے سامنے وہ طریق پیش کر دیا تھا جس کے ماتحت تمام اعتراضات کا خود بخود تصفیہ ہو جاتا ہے آخر وہ خلافت کے متعلق ہی فیصلہ کروانا چاہتے ہیں۔ مگر جب اس فیصلہ کا آسان طریق میں نے پیش کر دیا اور اس پر عمل کر کے بھی بتا دیا تو اس کے بعد ان کا اپنے اعتراضات پیش کرنا کیا یہ معنے نہیں رکھتا کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ سے بھی زیادہ غیرت مند سمجھتے ہیں

یہ بات کون نہیں جانتا کہ اعتراضات کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے پر بھی ہزاروں اعتراضات کئے جاتے ہیں مگر جب یہ ثابت کر دیا جائے کہ آپ وہی مسیح موعود ہیں جنکی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی تو تمام اعتراضات کا خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب میں نے ثابت کر دیا کہ میں

خدا تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ

ہوں تو ان کے وہ تمام اعتراضات بھی باطل ہو گئے جو وہ مجھ پر کرتے ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اس کا انھوں نے خود بھی فیصلہ کیا ہوا ہے چنانچہ انھوں نے مجھے اپنے خط میں لکھا تھا کہ آپ اپنے آپ کو قرآن کریم کا عارف سمجھتے ہیں اس لئے شاید بعض آیتیں آپ کو ایسی بھی معلوم ہوں جن کے ماتحت اس قسم کے افعال جائز ہوں۔ پس آپ وہ آیتیں مجھے بھی بتا دیں گویا ان کے نزدیک اس قسم کے افعال کا ارتکاب اگر انسان کرے تو وہ قرآن مجید کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے پھر اگر ان میں ذرا بھی عقل ہوتی تو وہ سمجھتے کہ جب خدا اس کی تائید کر رہا ہے اور وہ اس کے افعال کو دیکھتے ہوئے اس پر اپنی رحمتوں کی بارش برسا رہا ہے تو بہر حال اس میں خدا کا نہیں بلکہ میری سمجھ کا ہی قصور ہو گا اور بہر حال جسے خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اس کا مقابلہ کر کے میں ہی نقصان اٹھاؤں گا دیکھو یہ کتنا واضح امر ہے کہ میں نے قسم کھا کر کہہ دیا کہ میں خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ ہوں۔ اگر میں اس میں جھوٹ سے کام لے رہا ہوں تو خدا تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔ مگر مصری صاحب ہیں کہ انھیں اس قسم کے بعد بھی یقین نہیں آتا۔

حضرت مسیح ناصریؑ

کے متعلق لکھا ہے کہ انھوں نے ایک دفعہ ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اسے کہا دیکھو چوری مت کر وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں چوری نہیں کر رہا۔ حضرت مسیح نے فرمایا میں نے اپنی آنکھوں کو جھٹلایا مگر تیری قسم کو سچا سمجھ لیا۔ یہ خدا کے ایک نبی کا نمونہ ہے اور ایک نمونہ مصری صاحب کا ہے کہ میں نے مؤکد بعذاب قسم کھائی اور انھیں پھر بھی اعتبار نہیں آیا۔

مصری صاحب جب جماعت سے علیحدہ ہوئے تو ایک دوست نے افریقہ سے مجھے لکھا کہ مجھے سخت گھبراہٹ ہے جب اتنے بڑے بڑے آدمیوں کا ایمان ضائع ہو گیا تو ہمارا ایمان کیا حقیقت رکھتا ہے۔ میں نے انھیں لکھوایا کہ بڑائی کا فیصلہ کرنا خدا کا کام ہے آپ کا نہیں۔ جب خدا نے اپنے عمل سے انھیں جماعت سے الگ کر دیا ہے اور آپ کو اس نے رکھا ہے تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ چھوٹے تھے اور آپ بڑے ہیں۔ پس اس شبہ کو اپنے دل سے نکال دیں کہ آپ کا ایمان کمزور ہے یہ اپنے نفس پر بدظنی ہے۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ آپ بڑے ہیں پس بجائے گھبرانے اور تشویش کا اظہار کرنے کے آپ کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ کریں اور کہیں کہ اے خدا تیرا شکر ہے کہ اس امتحان میں تو نے ہم کو عزت دی اور ہمیں ایمان کے لحاظ سے بڑا ثابت کیا۔

پھر ہمارے لئے یہ امر کس قدر

موجب ازدیاد ایمان

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت ان فتنوں کی ہمیں خبر دے رکھی تھی چنانچہ ۱۹۱۵ء میں جب مصری صاحب کے آئندہ حالات کا کسی کو وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا اور یہ مصر سے واپس آئے تھے۔ اس وقت مجھے ایک رؤیا ہوا جس میں مجھے بتایا گیا کہ شیخ صاحب کا خیال رکھنا یہ مرتد ہو جائیں گے چنانچہ اس رؤیا کی بناء پر میں نے صدر انجمن احمدیہ کو توجہ دلائی کہ ان کا خاص خیال رکھا جائے۔ چنانچہ اس خواب کے گواہ بھی موجود ہیں۔ جن میں سے ایک مولوی سید سرور شاہ صاحب ہیں۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب کے متعلق بالعموم یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ چونکہ صدر انجمن احمدیہ کے رکن ہیں اس لئے اس قسم کی گواہی دے دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض وارد ہو گا۔ کہ آپ نے جو صحابہ تیار کئے وہ نعوذ باللہ جھوٹ بولنے والے ہیں۔ پھر مولوی سید سرور شاہ صاحب کی اکیلی گواہی نہیں کہ اسے قابل قبول نہ سمجھا جائے بلکہ اور بعض دوست بھی میرے اس

رؤیا کے گواہ

ہیں چنانچہ جب اس فتنہ کے خلاف جماعتوں نے ریزولیوشن پاس کر کے میرے پاس بھیجے تو ان میں سے ایک ریزولیوشن اڑیسہ کی جماعت کا بھی تھا اور اس میں ایک دوست کی تقریر اس طرح درج تھی کہ شیخ صاحب کا ابتلاء بھی ہمارے ایمانوں کو بڑھانے والا ہے کیونکہ خلیفۃ المسیح نے ان کے متعلق یہ خواب دیکھا تھا کہ وہ مرتد ہو جائیں گے۔ میں نے جب یہ تقریر پڑھی تو فوراً اس جماعت کو خط لکھوایا کہ ان صاحب نے میری یہ خواب کہاں سے سنی؟ اس کا جواب وہاں سے یہ آیا کہ ۱۹۱۵ء میں قادیان میں تعلیم حاصل کرتے تھے اور انھوں نے خود میرے مونہہ سے اس وقت یہ خواب سنی تھی جب کہ اس کا ذکر میں نے بعض دوسرے دوستوں سے کیا۔ اب دیکھو کتنے سال کے بعد یہ بات پوری ہوئی ہے ۱۹۱۵ء پر بائیس سال گزر چکے ہیں اس عرصہ میں شیخ صاحب میرے دوست رہے ہیں سلسلہ کے اہم عہدوں پر کام کرتے رہے ہیں اور انگلستان کے سفر میں بھی میرے ساتھ رہے ہیں اور اس بات کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ ان پر ایسا ابتلاء آئے گا مگر اس کے پورے

بیس سال بعد

۱۹۳۴ء میں ان کے دل میں بیماری پیدا ہوئی اور ۱۹۳۷ء میں ظاہر ہوئی۔ اور اگر وہ غور کریں تو یہی امر میرے اور ان کے درمیان مابہ الامتیاز ہو سکتا ہے آخر وجہ کیا ہے کہ بقول ان کے بزرگ وہ ہیں سلسلہ کا کام کرنے والے وہ ہیں احمدیت کے حقیقی خادم وہ ہیں اور ان کے ارتداد کی خدا نے مجھے خبر دی انھیں خبر نہ دی پھر عجیب بات یہ ہے کہ ان کے ایمان کی خرابی کی تو خدا نے مجھے اطلاع دے دی مگر میرے ایمان کے خراب ہونے کی انھیں کوئی اطلاع نہ ملی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والا میں تھا اور وہ احمدیت کی صحیح رنگ میں خدمت کرنے والے تھے یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے جرمن کا بادشاہ آسٹریا سے جنگ کرنے کا ارادہ کرے اور آسٹریا کے کمانڈر کو اپنے اس ارادہ سے اطلاع دے دے مگر اپنے کمانڈر کو کوئی اطلاع نہ دے کیا کسی معمولی عقل و فہم رکھنے والے انسان کے دماغ میں بھی یہ بات آسکتی ہے کہ جسے خدا تعالیٰ نے نعوذ باللہ مصری صاحب کے ذریعہ تباہ کرنا تھا اسے تو تمام باتوں کی اطلاع دے دی مگر اپنے کمانڈر کو کچھ بھی نہ بتایا۔

پھر ۱۹۳۵ء میں میں نے رؤیا دیکھی جو سنا دی گئی تھی کہ کوئی شخص میرا ازار بند کھول کر مجھے ننگا کرنا چاہتا ہے اور وہ بھی اس طرح کہ مخلص بن کر دبانے لگا ہے اور ساتھ ہی شرارتاً اس نے میرے ازار بند کو کھولنا چاہا لیکن میں اسے دھتکارتا ہوں اور کہتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے عبد القادر بنایا ہے تم اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے یہ رؤیا بھی جس وقت میں نے بیان کیا اس وقت اس فتنے کی کوئی بات ظاہر نہیں تھی۔ پھر آٹھ ۹ سال ہوئے

میں نے رؤیا دیکھی

کہ مصری صاحب پر کوئی ابتلاء آیا ہے اور ان کے دل میں بہت سے شکوک پیدا ہو گئے ہیں اور بعض دفعہ انھیں یہ بھی خیال آتا ہے کہ وہ قادیان سے چلے جائیں۔ یہ رؤیا بھی انہی دنوں انھیں پہنچ گئی تھی چنانچہ ماسٹر غلام حیدر صاحب جو بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے سپرنٹنڈنٹ ہیں انھوں نے بتایا کہ مصری صاحب نے میرے سامنے ذکر کیا تھا کہ میرے دل میں واقعہ میں ایسے وساوس پیدا ہو گئے تھے اور میں چاہتا تھا کہ قادیان سے چلا جاؤں مگر جب سے میں نے حضرت صاحب کی خواب سنی ہے ان وساوس کو دور کر کے اپنی اصلاح کر لی ہے۔ پھر تین چار سال ہوئے ہیں۔ ایک خواب دیکھا تھا جو انہیں دنوں اخبار میں بھی شائع ہو گیا

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک جلسے

مورخہ ۲۲ رجولائی کو پاکستان کے طول و عرض میں احمدی جماعتوں نے اہتمام کے ساتھ یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا اور جلسے منعقد کئے۔ جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وضاحت سے بیان کئے گئے اور حضور کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی۔

بہت سے جلسوں کی روئداد الفضل میں قسط وار شائع ہو چکی ہیں۔ اب بوجہ عدم گنجائش دیگر ایسے مقامات کے صرف نام درج کئے جاتے ہیں۔ جہاں سے ان جلسوں کے انعقاد کی اطلاع موصول ہوئی ہے:۔

جماعت احمدیہ سرگودھا۔ جماعت احمدیہ گوجرہ۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ جماعت احمدیہ کھاریاں وضیرہ جماعت احمدیہ گکھو وال چک ۱۲۱ ضلع لائل پور۔ جماعت احمدیہ چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ۔ جماعت احمدیہ گولیکی ضلع گجرات۔ جماعت احمدیہ حجرہ شاہ مقیم ضلع منٹگمری۔ جماعت احمدیہ ۲۷ کا چیلو ضلع تھرپارکر۔ جماعت احمدیہ منٹگمری۔ جماعت احمدیہ رحیم یار خاں۔ جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ ننکانہ صاحب۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا۔ ہڑپہ ضلع منٹگمری۔ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ دنیاپور ضلع ملتان۔ ہڈیارہ ضلع لاہور۔ چک ۲۱۶۔ سودھی ضلع لائل پور۔ نورنگر فارم سندھ۔ ملارڈ کانہ۔ ایبٹ آباد۔ چک ۳۷ جنوبی سرگودھا۔ مونگ۔ وزیر آباد۔ چوہڑکانہ منڈی۔ نوکوٹ سندھ۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔ بجکہ۔ چک ۲۹۵۔ ملتان چھاؤنی۔ دوالمیال۔ مجلس خدام الاحمدیہ فتح پور۔ لکھو کھر غربی۔ لاٹھیانوالہ نمبر ۱۹۴ ضلع لائل پور۔ لجنہ اماء اللہ بنی سرہ روڈ۔ عالم گڑھ ضلع گجرات۔ بھکر ضلع میانوالی۔ مجلس خدام الاحمدیہ فتح پور۔ میانی وگھنو گھیاٹ۔ موسیوالہ ضلع سیالکوٹ۔ کمال ڈیرہ ضلع نواب شاہ۔

سالانہ اجتماع اور انصار اللہ

سالانہ اجتماع کے مبارک ایام بہت قریب آرہے ہیں۔ ان ایام میں سالانہ مساعی کا جائزہ بھی لیا جائے گا۔ لہٰذا انصار اللہ کے جملہ عہدیداران اور اراکین سے امید کی جاتی ہے کہ جہاں وہ دوسرے منصوبوں کی طرف بھی غیر معمولی توجہ دے رہے ہوں گے وہاں قیادت ایثار کی سالانہ ہدایات کا بھی جائزہ لے کر کمی کو پورا کرنے کی سعی فرمائیں گے۔ (نائب قائد ایثار)

لجنہ اماء اللہ لاہور کی قرارداد تعزیت

ممبرات لجنہ اماء اللہ لاہور محترمہ عائشہ صاحبہ مرحومہ اہلیہ مولوی رحمت علی صاحب مرحوم سابق مبلغ انڈونیشیا کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

لاہور میں محترمہ عائشہ صاحبہ مرحومہ کسی تعارف کی محتاج نہ تھیں۔ عیدین کا موقعہ ہو کوئی جلسہ ہو یا جمعہ مسجد میں داخل ہوتے ہی ان کا معصوم و شگفتہ چہرہ نظر آتا تھا۔ وہ بہت باقاعدگی سے وقت سے پہلے مسجد آکر صفوں کی درستی، صفائی اور پانی کا انتظام کرتی تھیں اور پھر لجنہ اماء اللہ کی زیر ہدایت مسجد، خدمت خلق وغیرہ کا چندہ ہر ایک سے وصول کرتی تھیں، وہ سادگی کی جیتی جاگتی تصویر تھیں۔ ان کا طرز تخاطب اتنا دلآویز تھا کہ ہر مخاطب ان کی شفقت کا قائل ہو جاتا تھا۔ چندہ جمع کرنا ان کا امتیازی نشان۔ مسجد کی صفائی و درستی ان کا نمایاں وصف اور خدمت خلق ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انہیں بہت محبت تھی۔ اپنے وقت اور زندگی کا بیشتر حصہ خدمت دین کے لئے وقف کرکے انہوں نے فی الواقعہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد پورا کر دکھایا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ ان کی اولاد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کا حامی و ناصر ہو نیز انہیں مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسارہ کے والد خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کوئٹہ میں نمونیہ اور پلوریسی سے سخت بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ تمام صحابہ کرام و درویشان قادیان و دیگر احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ (عاجزہ مبارکہ بی اے بی ٹی۔ کوئٹہ)

۲۔ میرے بڑے بھائی مشتاق احمد صاحب گورایہ نے اس سال بی کام فائنل کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد گورایہ موضع گچھ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ ٹریڈ اپرنٹسز آرڈیننس فیکٹریز واہ کینٹ:۔ عرصہ ٹریننگ ۵ سال۔ وظیفہ دوران ٹریننگ سال اول تا پنجم۔ بالترتیب ۵۰/- تا ۸۰/- ماہوار۔ ابتدائی تنخواہ ۱۵۰/-۔ گریڈ ۱۵۰ - ۷ - ۲۲۰ - ۸ - ۲۶۰ شرائط:۔ میٹرک عمر ۱/۶/۶۴ کو ۱۵ تا ۱۹۔ درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سندات و پاسپورٹ سائز فوٹو و کراسڈ پوسٹل آرڈر مالیتی ۵/- روپے۔ ۲۹/۸/۶۴ تک بنام ڈپٹی ڈائرکٹر پی۔ او۔ ایف بورڈ واہ کینٹ۔ (پ۔ٹ ۹/۸/۶۴)

۲۔ داخلہ گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن لاہور جونیئر ڈپلومہ کورس ۱۵/۹/۶۴۔ سینیئر ڈپلومہ کورس ۱۷/۹/۶۴۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۳۱/۸/۶۴ تک بنام پرنسپل۔ فارم ۲۰ پیسے کی ٹکٹوں والا واپسی لفافہ بھیج کر۔ (پ۔ٹ ۹/۸/۶۴)

۳۔ ریلوے اپرنٹس بلاک مینٹینرس آسامیاں ۶۰۔ عرصہ ٹریننگ ۱۲ ماہ۔ الاؤنس دوران ٹریننگ ۱۰۰/-۔ بطور بلاک مینٹینر تعینات ہونے پر تنخواہ ۱۵۰ - ۷ - ۲۲۷ - ۸ - ۲۷۵ - الاؤنسز علاوہ۔ شرائط ایف ایس سی نان میڈیکل۔ عمر ۱۵/۹/۶۴ کو ۱۸ تا ۲۵۔ ۵ سالہ ملازمت لازم۔ درخواستیں ۱۵/۹/۶۴ تک۔ فارم درخواست قیمتی یک روپیہ کسی بڑے ریلوے سٹیشن سے (پ۔ٹ ۹/۸/۶۴)

۴۔ داخلہ سینیٹری انسپکٹرس کلاس ۶۵-۱۹۶۴ء آغاز کار ۱/۱۰/۶۴۔ انٹرمیٹرک۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲۳/۸/۶۴ تک بصیغہ رجسٹری اے۔ ڈی بنام متعلقہ ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز لاہور۔ سرگودھا۔ پشاور۔ خیرپور۔ حیدرآباد یا کوئٹہ ریجن بشمول مصدقہ نقول سندات۔ ایڈوانس کاپی براہ راست بنام ڈین انسٹی ٹیوٹ ہائی جین اینڈ پریونٹو میڈیسن لاہور۔ فارم درخواستیں واپسی لفافہ بھیجکر۔ پراسپکٹس سپرنٹنڈنٹ ویسٹ پاکستان پرنٹنگ اینڈ سٹیشنری ڈیپارٹمنٹ لاہور سے خریدیں۔ (پ۔ٹ ۹/۸/۶۴)

۵۔ داخلہ سینٹرل ٹریننگ کالج لاہور بی۔ اے۔ ڈی ایس داخلے کے لئے درخواستوں کی آخری تاریخ ۳۱/۸/۶۴ (پ۔ٹ ۹/۸/۶۴)

۶۔ پی اے ایف انجینئرنگ اکاڈمی ڈگری کورس الیکٹریکل اینڈ مکینیکل انجینئرنگ برائے سروس پی اے ایف بطور کمیشن افسر ٹیکنیکل برانچ۔ ابتدائی ٹریننگ ۶ ماہ پی اے ایف کالج رسالپور ۳½ سالہ کورس پی اے ایف انجینئرنگ اکاڈمی۔ تنخواہ دوران ٹریننگ ۱۴۰/-۔ کمیشن ملنے پر ۵۵۰/- سے ۱۷۰۰ تک ترقی۔

شرائط:۔ غیر شادی شدہ۔ انٹر سائنس (فزکس کیمسٹری و ریاضی) فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔ یا ڈپلومہ الیکٹریکل مکینیکل آٹو موبائیل ریڈیو انجینئرنگ فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔

درخواستیں ۵/۹/۶۴ تک۔ تفصیلات پی۔ اے۔ ایف کے دفاتر بھرتی کراچی۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ راولپنڈی پشاور سے۔ (پ۔ٹ ۸/۸/۶۴)

۷۔ داخلہ ایم اے پریویس انگلش۔ پشاور یونیورسٹی شرط۔ سیکنڈ ڈویژن مارکس انگلش بی اے۔ تحریری ٹسٹ و انٹرویو۔ درخواستیں ۱۵/۸/۶۴ تک بنام رجسٹرار۔ (پ۔ٹ ۸/۸/۶۴)

۸۔ پی اے ایف سپیشل شارٹ سروس کمیشن ایجوکیشن برانچ:۔ شرائط۔ ایم اے انگلش یا ایم ای ڈی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۲۱ تا ۴۵ رینک بوقت داخلہ پائلٹ افسر۔ تنخواہ ۵۵۰/-۔ ترقی رینک و تنخواہ ۱۱۵۰/- تک۔ دس سالہ سروس لازم برائے پنشن۔ امکان مستقل کمیشن۔ انٹرویو ایئر ہیڈکوارٹرز پشاور۔ درخواستیں بمعہ ضروری سندات و ۳ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو ۲۵/۸/۶۴ تک بنام ڈائریکٹر آف ایجوکیشن اینڈ ایئر ہیڈکوارٹرس پشاور۔ (پ۔ٹ ۸/۸/۶۴)

۹۔ داخلہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور ترمیم شدہ فارم میں درخواستیں بشمول مصدقہ نقول سندات ۲۴/۸/۶۴ تک۔ انٹرویو ۸/۹/۶۴۔ آغاز کالج سیشن ۹/۹/۶۴۔ فارم ایک روپیہ ستر پیسے میں بصیغہ وی۔ پی۔ پراسپکٹس۔ ایک روپیہ ستر پیسے کا منی آرڈر بھیج کر دفتر کالج سے منگالیں۔

(ناظر تعلیم)

۳۔ میرا لڑکا عبد الستار قمر قریباً ایک ہفتہ ہوا کرشنا الٹ جانے کی وجہ سے سخت زخمی ہو گیا۔ اور ابھی تک حالت اچھی نہیں احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمادیں۔ (دین محمد مین بازار گنج مغلپورہ لاہور)

۴۔ میری امی جان دوبارہ امریکن ہسپتال کراچی میں داخل ہوئی ہیں تاحال کوئی افاقہ نہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار طارق سلیم احمد جوہر آباد کراچی ۱۹)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پیکن ۱۲ اگست۔ عوامی جمہوریہ چین کے چالیس شہروں میں ستر لاکھ افراد نے شمالی ویٹ نام پر امریکی حملہ کے خلاف پرجوش مظاہرے کئے، شنگھائی میں مظاہرہ کرنے والوں کی تعداد اٹھارہ لاکھ سے زائد تھی۔ جن میں کمیون کے ممبر، کسان مزدور، ادیب، شاعر، صحافی، سائنسدان اور اساتذہ بھی شامل تھے۔

مظاہروں کا سلسلہ دو تین دن سے چین کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں جاری ہے کل شام شمالی ویٹ نام کے سرحدی علاقے سے متصل شہروں میں زبردست مظاہرے کئے گئے۔ مظاہرین امریکی سامراج مردہ باد کے نعرے لگا رہے تھے اور انقلابی گیت گا رہے تھے۔ مظاہرین سے کمیونسٹ پارٹی کے لیڈروں نے خطاب کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ویٹ نام میں امریکی جارحیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔

راولپنڈی ۱۲ اگست۔ پارلیمانی سیکرٹری دفاع ملک محمد قاسم کو قومی اسمبلی میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا سیکرٹری جنرل منتخب کیا گیا ہے یہ انتخاب پارٹی کے ایک اجلاس میں کیا گیا۔ یہ عہدہ چوہدری ظہور الٰہی کے مستعفی ہونے سے خالی ہوا تھا۔ پارٹی کے اجلاس کی صدارت کرنل عبدالغفور ہوتی نے کی جو اسمبلی پارٹی کے ڈپٹی لیڈر ہیں۔ اس سے قبل اجلاس نے چوہدری ظہور الٰہی کا استعفیٰ منظور کر لیا۔

لاہور: ملائیشیا کا جو طیارہ اتوار کے روز لاہور کے ہوائی اڈے پر روک لیا گیا تھا اس کو کل اپنا سفر جاری رکھنے کی اجازت مل گئی۔ اور وہ دوپہر ایک بجے دہلی روانہ ہو گیا۔ طیارے کے ہواباز مسٹر رینلو کار منڈل نے پاکستانی حکام کے ہمدردانہ رویے کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مجھے لاہور میں مختصر قیام کے دوران کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچی۔

مسٹر منڈل نے ایک خصوصی ملاقات کے دوران بتایا کہ وہ بھارت کے باشندے ہیں گذشتہ بارہ سال سے سنگاپور میں مقیم ہیں۔ وہ سنگاپور میں ملائیشیا ائیر چارٹر کمپنی کے سٹیشن منیجر ہیں۔ یہ کمپنی مختلف حکومتوں کو کرائے پر طیارے دینے کا کاروبار کرتی ہے۔

انھوں نے بتایا کہ یہ طیارہ حکومت ایران نے کرائے پر لیا ہے مسٹر منڈل اور ان کے ساتھی مسٹر ابا باپ یہ طیارہ لے کر دہلی میں بھارت اور کراچی کے راستے تہران گئے تھے۔ واپسی میں انھوں نے قندھار اور لاہور کا راستہ اختیار کیا۔ مسٹر منڈل نے کہا کہ پاکستانی فضا میں پرواز کرنے کے لئے اجازت کے بارے میں ایک غلط فہمی پیدا ہو گئی میں سمجھتا رہا کہ میرے ہیڈ کوارٹر نے لاہور ایرپورٹ کو میرے راستے سے مطلع کر دیا گیا ہوگا۔ اور ہیڈ کوارٹر اس خیال میں رہا کہ میں نے خود ہی ضروری اجازت حاصل کر لی ہوگی۔

کراچی ۱۲ اگست پاکستان۔ ایران اور ترکی کی مشترکہ منڈی کے قیام کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے معاہدہ استنبول کے تحت ایک گروپ قائم کیا جا رہا ہے یہ اس نوعیت کا دسواں گروپ ہوگا۔ اس سے قبل تینوں ملکوں کے درمیان مختلف میدانوں میں تعاون کے سلسلے میں سکیم تیار کرنے کے لئے ۹ گروپ قائم کئے جا چکے ہیں۔ یہ گروپ جو رپورٹیں تیار کریں گے پاکستان انھیں قطعی شکل دے گا

یہ باتیں منصوبہ بندی کمیشن کے نائب صدر مسٹر سعید حسن نے بتائیں انھوں نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ دسویں گروپ میں تینوں ملکوں کے اقتصادی منصوبہ بندی سے متعلق حکام شامل ہوں گے،

دریں اثناء ایران۔ پاکستان اور ترکی کی فضائی کمپنیوں میں تعاون کے سلسلے میں منگل کو کراچی میں بات چیت شروع ہو گئی۔

بغداد:۔ ۱۲ اگست۔ عراق کے صدر عبدالسلام عارف نے اعلان کیا ہے کہ عراق اور عرب جمہوریہ عنقریب اپنے فوجی دستوں کا تبادلہ کریں گے۔ انھوں نے ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ تبادلہ مئی کے معاہدہ کے تحت عمل میں آئے گا۔ جس کا مقصد دونوں ملکوں کی فوجوں کو ضم کرنا ہے صدر عارف نے کہا کہ انضمام سے پہلے عراق اور عرب جمہوریہ کے فوجی افسر اور جوان ایک دوسرے کے ملک میں فوجی نظام کا جائزہ لیں گے۔ اور تربیت حاصل کریں گے۔ یہ کام مکمل ہونے کے بعد دونوں ملکوں کی مشترکہ کمان قائم کر دی جائے گی۔

واشنگٹن:۔ ۱۲ اگست عالمی بنک کی سالانہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۳۰ جون ۶۴ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران میں عالمی بنک کو ۹ کروڑ ۷۵ لاکھ ڈالر کی خالص آمدنی ہوئی ہے یہ آمدنی سابقہ مالی سال سے کسی قدر زیادہ ہے اور مجموعی آمدنی پر مبنی ہے ان میں قرضوں کے کمیشن شامل نہیں ہیں جن کی مالیت ۲۱ کروڑ ۹۱ لاکھ ڈالر کے برابر ہوتی ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ مالی سال کے دوران بنک نے ۸۰ کروڑ ۹۹ لاکھ ڈالر کے ۳۷ قرضے منظور کئے جو سابقہ سال کی تعداد سے تقریباً دوچند ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ۳۰ جون کو ختم ہونے والے مالی سال میں پاکستان کو تین قرضے دیئے گئے ان کو ملا کر عالمی بنک کے مجموعی قرضوں کی تعداد ۳۸۶ تک پہنچ گئی ہے،

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے لڑکے پر ایک مقدمہ بن گیا ہے احباب سے درخواست ہے کہ اس کی بریت کے لئے دعا فرماویں۔
(ملک سونا خان۔ اڈہ انچارج طارق بس ربوہ)

۲۔ خاکسار کا بھائی مشتاق احمد عرصہ ۱½ سال سے بیمار چلا آرہا ہے دوستوں سے درخواست ہے کہ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔
(عرفان احمد۔ دریا خاں مری)

۳۔ میرے ماموں عبدالعزیز صاحب گذشتہ کئی روز سے بیمار ہیں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (پرویز احمد ابن ملک مظفر احمد صاحب لائلپور)

۴۔ میرا بڑا بھائی کچھ عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے اور بہت زیادہ کمزور ہو گیا ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے
(محمد انور حق۔ رحمٰن بلڈنگ گنج مغلپورہ)

بھارت میں غذائی قلت کے خلاف عوام کے زبردست مظاہرے

متعدد شہروں میں ہڑتال سے کاروبار معطل ہوگیا

نئی دہلی ۱۳ راگست۔ بھارت میں کل زبردست ہڑتال شروع ہو گئی۔ صنعتی شہروں بمبئی پونا اور احمد آباد میں تمام کاروبار معطل ہو گیا ہے اور زبردست ہنگامے شروع ہو گئے ہیں رات بارہ بجے کے بعد بمبئی کے دس ہزار گودی مزدوروں نے کام بند کر دیا تمام ٹیکسٹائل ملوں میں بھی کام بند ہو گیا ہے جونہی ہڑتال کا مقررہ وقت آیا ملوں کے کارکن کام چھوڑ کر باہر آ گئے۔ کل سرکاری ملازمین کی کنفیڈریشن کے تحت پورے ملک میں ہڑتال اور مظاہرے ہونے والے تھے لیکن رات کو وزیر داخلہ مسٹر نندا اور کنفیڈریشن کے نمائندوں کے درمیان بات چیت کے بعد اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ کنفیڈریشن کے ارکان وزیر اعظم شاستری سے اپنی ملاقات تک ہڑتال ملتوی کر دیں یہ ملاقات آج کسی وقت ہوگی۔

بمبئی کی طرح پونا میں بھی ہڑتال ہو گئی ہے۔ تمام کارخانے ملیں تجارتی ادارے اسکول اور کاروباری مرکز بالکل بند ہیں۔ ذرائع مواصلات بھی بڑی حد تک معطل ہیں۔ ٹیکسیاں۔ ٹرامیں اور رکشا وغیرہ چلنا بند ہو گئے البتہ ٹرینیں ابھی تک معمول کے مطابق چل رہی ہیں۔

بمبئی پولیس کا کہنا ہے کہ شہر میں جلوس نکل رہے ہیں اور مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے اور توڑ پھوڑ کی اکا دکا وارداتوں کے سوا ابھی تک صورت حال بالکل قابو میں ہے سرکاری ملازمین کی کنفیڈریشن کے نمائندوں سے ملاقات کرنے کے بعد وزیر داخلہ نندا نے بتایا کہ کچھ سیاسی جماعتیں خوراک کی قلت سے فائدہ اٹھا کر سرکاری ملازمین کو حکومت کے خلاف استعمال کرنا چاہتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر سارے ملک میں ایجی ٹیشن شروع ہو گیا تو اس سے مسئلہ حل نہیں ہوگا اور سہولت کی بجائے مشکلات بڑھیں گی۔

ایجی ٹیشن کرنے والوں کے خلاف

سخت کارروائی کی دھمکی

نئی دہلی ۱۳۔ اگست ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے جس میں سرکاری ملازمین کو انتباہ کیا گیا ہے کہ وہ کسی سیاسی جماعت کی طرف سے کئے گئے ایجی ٹیشن میں حصہ نہ لیں۔ کیونکہ ایسا اقدام ان کے ملازمت کے قواعد کے خلاف ہے حکومت اس توقع کا اظہار کرتی ہے کہ ملازمین تحمل سے کام لیں گے۔ اور کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جس سے مفاد عامہ کی ہمدردی متاثر ہو سرکاری ملازمین کی ہڑتال ایک انتظامی معاملہ ہے اور اس بارے میں کوئی غیر محتاط اقدام غلط ہوگا۔ اور حکومت ان تمام ملازمین کے خلاف سخت کارروائی کرے گی جو ہڑتال میں حصہ لیں گے!

بھارتی عوام گھاس کھا رہے ہیں

جے پور ۱۳ راگست۔ بھارت کے روزنامہ ٹائمز آف انڈیا کے مطابق راجستھان میں غلہ نایاب ہو گیا ہے اور اب لوگ پیٹ بھرنے کے لئے گھاس کھا رہے ہیں۔ روزنامہ کے مطابق راجستھان اسمبلی کے رکن مسٹر لکشمن سنگھ نے اسمبلی میں بتایا ہے کہ میں نے تحصیل خوشحال گڑھ بانسورہ میں لوگوں کو گھاس کھاتے خود دیکھا ہے جسے وہ پکا کر کھاتے ہیں انھوں نے مزید بتایا کہ میں نے خود اس کھانے کو چکھنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اتنا بدمزہ تھا کہ میں چکھ نہ سکا۔

سماجی بہبود کے لئے ۲۵ کروڑ روپیہ

کراچی ۱۳۔ اگست۔ مرکزی وزیر صحت مسٹر ظہیر الدین لال میاں نے کل یہاں بتایا کہ تیسرے پنج سالہ منصوبہ میں سماجی بہبود پر ۲۵ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔

مشرقی پاکستان میں عیسائیوں کو مکمل آزادی حاصل ہے

ڈھاکہ ۱۳۔ اگست۔ ڈھاکہ کے آرچ بشپ لارنس گریز نے کہا ہے کہ ان کے ایک خط سے بعض حلقوں نے غلط مطلب لیا ہے۔ حالانکہ اس خط میں عیسائیوں کی حالت کے متعلق تعریفی جملے بھی تھے لیکن مفاد پرستوں نے انھیں نظر انداز کر دیا۔

آزاد کشمیر کی سرحد پر بھارتی فوج کی فائرنگ

مظفر آباد ۱۳۔ اگست۔ بھارتی فوج نے پیر کو آزاد کشمیر کی سرحد پر پھر حملہ کیا تھا لیکن آزاد کشمیر کے دستہ نے انھیں مار بھگایا مقابلہ میں بھارت کا ایک فوجی ہلاک ہوا۔ یہ حملہ ٹانڈر سب سیکٹر میں کیا گیا۔ بھارتی دستوں نے کسی اشتعال کے بغیر آزاد کشمیر کے باشندوں پر مشین گنوں سے فائرنگ کی تھی۔ یہ لوگ کھیتوں میں کام کر رہے تھے مجاہدین کو جب خبر ملی تو وہ مقابلہ پر پہنچ گئے۔ اور بھارتی دستے کو مار بھگایا۔

ٹانڈر کے شمالی علاقہ میں اتوار کو بھارتی فوج نے فائرنگ کی تھی۔ اقوام متحدہ کے مبصر اعلیٰ سے سخت احتجاج کیا گیا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام

مشرقی و مغربی افریقہ کے مبلّغین اسلام کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا انعقاد

تقریب میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے ادا فرمائے

ربوہ۔۔۔ مورخہ ۱۱۔ اگست کو بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے ان مبلغین اسلام کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جو سالہا سال تک مشرقی اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں ان مبلغین کرام میں مشرقی افریقہ کے مبلغین کرام میں سے مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ ٹانگانیکا مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل مبلغ مشرقی افریقہ، اور مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب مبلغ یوگنڈا نیز مبلغین مغربی افریقہ میں سے مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ و مبلغ انچارج نائیجیریا اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ گیمبیا شامل تھے۔ اس تقریب میں جس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے، مبلغین اسلام کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ کے مہتمم صاحبان، مجلس مقامی کے عہدیداران، کثیر التعداد دیگر خدام نیز محترم جناب حافظ عبدالسلام صاحب قائمقام وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز دفاتر تحریک جدید کے عقبی لان میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی نذیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے کی ازاں بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی نے مجلس مقامی کی جانب سے مبلغین کرام کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے انہیں ان کی کامیاب مراجعت پر خوش آمدید کہا۔ علاوہ ازیں اس موقع پر انھوں نے مکرم محمد عثمان صاحب چینی کو عمرہ ادا کرنے کے بعد مکہ معظمہ سے ربوہ واپس آنے پر ان کی خدمت میں بھی مبارکباد پیش کی نیز انڈونیشیا کے دو طالب علم حسن بصری صاحب اور صفی ظفر احمد صاحب جو علم دین حاصل کرنے کی غرض سے حال ہی میں اپنے وطن سے مرکز سلسلہ میں آئے ہیں کا بھی خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا۔

ایڈریس کے بعد مبلّغین کرام میں سے مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ، مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ گیمبیا اور مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ ٹانگانیکا نے مختصر جوابی تقاریر میں مجلس مقامی کا شکریہ ادا کیا اور اختصار کے ساتھ مشرقی و مغربی افریقہ میں اسلام کی روز افزوں ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر کی اہمیت واضح فرمائی کہ نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدمت دین کیلئے اپنی زندگیاں وقف کریں تاکہ علی الخصوص افریقہ میں تبلیغی مساعی کو وسیع کرنا ممکن ہو سکے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں انصار دین کے اوصاف کو وضاحت سے پیش کیا۔ اس ضمن میں آپ نے قربانی و ایثار کا اعلیٰ نمونہ قائم کرنے، دنیا سے کسی جزاء کا طالب نہ ہونے، اور مروّت کی صفت کے ماتحت اپنے اندر اثر پذیری کی بجائے اثر انگیزی کا وصف پیدا کرنے کی اہمیت بیان فرمائی اور بالوضاحت اس امر پر روشنی ڈالی کہ قرآن مجید کی رو سے ہر مبلغ میں ان اوصاف کا ہونا ضروری ہے ان کے بغیر وہ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اس پُر اثر صدارتی خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

درخواستِ دعا

۱۔ والدہ صاحبہ بشیر احمد صاحب طارق منہاس چک ۳۳ اٹھ مراد ضلع بہاولنگر عرصہ سے بیمار ہیں بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(صوفی علی محمد معلم وقف جدید)

۲۔ مکرم ماسٹر علی محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جھنگ صدر سخت بیمار ہیں۔ بزرگان دین اور احباب جماعت ان کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

ماسٹر محمد مولا داد سیکرٹری مال
محلہ دار الیمن ربوہ